معمولات عرس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومشائخ کرام کہ ہمارے قصبہ جھنجھانہ ضلع شاملی میں درگاہ حضرت سید محمود سبزواری شہید رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۸۵ ہجری اور مزار حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی ایک ہی احاطے میں موجود ہیں۔ آپ کا ہر سال عرس مبارک منعقد کیا جاتا ہے جس میں قل شریف، چادر پوشی، محفل سماع، مشاعرہ اور دیگر رسومات طریقۂ صوفیاء کرام سے ادا کی جاتی ہیں۔ یہ عرس مبارک ۵۷۱واں ہے اس سال کچھ لوگوں نے اس پر اعتراضات کئے اور اس کو ناجائز قرار دیا جس میں دیوبند سے فتویٰ لیا گیا۔ قرآن اور حدیث کی روشنی میں رہنمائی کیجئے۔

المستفتی: درگاہ حضرت امام محمود صاحب سبزواری شہید رحمۃ اللہ علیہ، قصبہ جھنجھانہ ضلع مظفرنگر۔

الجواب بعون الملک الوھاب

عرس شریف اپنے ان تمام معمولات کے ساتھ جائز ہے جو صوفیائے کرام سے منقول ہیں۔ عرس کے معمولات وتقریبات میں سے بعض یہ ہیں: (۱) زیارت مزار (۲) قل و فاتحہ خوانی (۳) چادر پوشی وگل پوشی (۴) قوالی یعنی محفلِ سماع کا انعقاد (۵) زیارت آثار وتبرکات وغیرہ۔

(۱) زیارت قبور کے سلسلے میں احادیث رسول بکثرت مروی ہیں صحیح مسلم کی حدیث ہے:

"عَنْ اَبِی هریرة قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ" (ترجمہ:) "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت فرمائی۔" اسی طرح شہدائے احد کے مزارات پر حضور کا زیارت کے لئے تشریف لے جانا احادیث سے ثابت ہے۔ نیز حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کا حکم بھی دیا ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّٰی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَتِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا۔ رواه مسلم وفی لفظ عِندَ الترمذی فإنَّهَا تُذَکِّرِ الآخِرَةَ۔ (ترجمہ:) "حضور نے فرمایا میں پہلے قبروں کی زیارت سے تمہیں روکتا تھا تو اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیوں کہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔"

(۲) قل و فاتحہ خوانی بھی بلاشبہ جائز ہے۔ مراقی الفلاح شرح نورالایضاح ص ۳۶۳ میں ہے: "عَن اَنس انّه سأل رسول اللهِ صلی الله علیه وسلم فَقَال یَارَسُولَ الله انا نتصدّق عن موتَانا ونحج عَنهُم ونَدعو لهم فهَل یَصِل ذالك الیهم فقال نَعَم انّه یصل ویفرحون به کَما یفرح احدکم بالطبق اِذا اهدی الیه۔ رواه ابوحفص العکبری فللانسان ان یجعل ثواب عمله لغیره عند اهل السنة

والجماعة صلوٰة كان او صومًا او حجًّا او صدقة او قرأة القرآن او الاذكار او غير ذالك من انواع البرّ ويصل ذالك الى الميت وينفعه قاله الزيلعي فى باب الحج عن الغير۔" (ترجمہ:) ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم اپنے مردوں کے واسطے صدقہ دیتے ہیں، ان کے لئے حج کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں کیا یہ سب انہیں پہنچتا ہے تو حضور نے فرمایا ہاں ضرور پہنچتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک سینی پر خوش ہوتا ہے جب کہ اس کو ہدیہ کیا جائے۔ اس حدیث کو ابوحفص عکبری نے روایت کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اختیار ہے کہ اپنے عمل کا ثواب غیر کو دے۔ یہی اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے۔ خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ یا قرآن شریف کی تلاوت یا ذکر یا ان کے علاوہ دوسری نیکیاں یہ سب میت کو پہنچتا ہے اور اس کو فائدہ دیتا ہے۔ زیلعی باب حج عن الغیر میں ایسا ہی ہے''، مذکورہ عبارت سے عرس کے بیشتر معمولات کا واضح ثبوت ہے اور یہ کہ ان کو معمولات اہلسنت سے شمار کیا ہے۔

(۳) چادر پوشی وگل پوشی مزارات پر شرعاً جائز ہے۔ ''رد المحتار'' میں ہے: "وتكره الستور على القبور آه ولكن نحن نقول الاٰن اذا قصد به التعظيم وعيون العامة حتى لا يحتقروا صاحب القبر وبعلة الخشوع والادب للغافلين الزائرين فهو جائز لان الاعمال بالنيات۔" (ترجمہ:) ''پردے قبروں پر مکروہ ہیں الخ لیکن ہم کہتے ہیں اس وقت جب کہ عوام کی نظر میں تعظیم مقصود ہو، تاکہ وہ صاحب قبر کو حقیر نہ جانے اور غافل زائرین سے طلب ادب واخلاص منظور ہو تو جائز ہے کیوں کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر تر شاخیں جمائیں۔ جس حدیث کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے اس کی شرح میں طحطاوی علی مراقی الفلاح میں لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہمارے متاخرین علماء میں سے بعض اماموں نے فتویٰ دیا ہے کہ ہمارے زمانے میں قبروں پر پھول اور شاخیں ڈالنے کا جو دستور ہے یہ سنت اور حدیث صریحہ سے ثابت ہے۔

مذکورہ تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ مزارات پر چادر چڑھانا اور پھول چڑھانا جائز ہے۔

(۴) سماع سننا اور محفل سماع کا انعقاد شرعاً جائز ہے۔ "فى شرح البزدوى اعلم اَنَّ السماع انما يختلف علمائنا فى فقه فهو ما كان على سبيل اللّهو واللّعب يجمع الفساق و شاربُ الخمر وتاركُ الصلوٰة واما من سمع السماع وهو صالح دائم الصلوٰة لا تارك الورد وقرأة القرآن فهو حلال بلا خلاف بين علمائنا۔ (ترجمہ:) ''شرح بزدوی میں ہے، جان لو کہ وہ سماع جس میں علماء نے اختلاف کیا ہے وہ ہے جو کھیل کود کی راہ سے ہو، جیسا کہ بدکار، شراب خور، تارک نماز سننے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اور جو شخص نیک بخت نمازی ہو اور ورد

وتلاوت قرآن کا عادی ہو اور سماع سنتا ہو اس کے لئے حلال ہے ہمارے تمام علماء کے نزدیک بغیر اختلاف کے۔“

مذکورہ عبارت سے واضح ہے کہ اگر سماع بطریق لہو ولعب نہ ہو بلکہ ذکر خدا سے اور ذکر رسول وآلِ رسول سے اور ذکر صالحین سے قلب کو معمور ومسرور کرنے کے لئے ہو تو بلا شبہ جائز ہے۔

(۵) اولیاء وصالحین کرام کے تبرکات وآثار کی زیارت کرنا اور اسے باعث خیر و برکت سمجھنا جائز ہے اس سلسلے میں بھی دلائل بکثرت موجود ہیں۔ شفا شریف میں ہے: فقال لَمْ افعلها بسبب القلنسوة بل لما تَضَمَّنَتْهُ من شعره صلی اللہ علیہ وسلم لئلا اسلب بر کتها و تقع فی ایدی المشر کین۔ (الشفاء، ج ۲ ص ۶۱۹) (ترجمہ:) ”حضرت خالد بن ولید نے کہا یہ کام میں نے ٹوپی کی وجہ سے نہ کیا اس کے اندر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تھے اس لئے میں نے ایسا کیا تاکہ میں ان موئے مبارک کی برکت سے محروم نہ ہو جاؤں اور وہ کفار کے ہاتھ نہ آجائیں۔“

اس کے علاوہ حضور کے اصحاب کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات سے فائدہ حاصل کرنا اور تابوت سکینہ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا بین ثبوت ہے۔ اسی طرح مقبولان بارگاہ الٰہی سے مدد طلب کرنا اور انہیں بارگاہِ حق میں حصول مراد کے لئے ذریعہ بنانا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۞۞۞